Iḥyāʾal ʿulūm, Vol.:22, Issue,1: Jan-Jun 2022
PP: 25-43

OPEN ACCESS
Iḥyā ʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok..com

کروناوباء اور صفائی وطہارت کی اہمیت سے متعلق مذہبی اور معاشرتی رجحانات

Corona Pandamic, Religious and social trends regarding the importance of Cleanliness and Purity

Saad Jaffar
Lecturer Islamic Studies, Department of Pakistan Studiess, Abbottabad University of Science and Technology, Abbottabad.

Asia Mukhtar
Phd Reaserch Scholar The University of Lahore

Abstract

Purity and cleanness is the part of human nature. Personal cleanness including bathing, clothing, washing hands and cleaning environment are very important. Islam in its universal laws has emphasize on cleanness and considers it significant and gave preference to cleanness in all matter. There are two types of purification internal and external. We can purify our external part by ablution and bathing and internal part by preforming act according the will of Allah Almighty. In corona case mouth is an ideal location for microorganisms and it is the main entry point for infections. Through mouth microorganisms reach in the stomach and in respiratory system. By washing mouth five time a day all dust and harm full organisms can be eliminated against infection. The Holy Prophet [SAW] said that cleanness is the half of faith. The objective of this research paper is to elaborate the extensive and comprehensive guidelines of Islam regarding the importance and significance of cleanness and for the inflectional diseases.

Key Words*: cleanness, emphasize, microorganisms, infections, purification*

موضوع کا تعارف:

طہارت و صفائی انسان کی سلیم فطرت کا پسندیدہ فعل ہے۔ دین اسلام میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کی ظاہری اور باطنی شخصیت کی تعمیر کے لیے طہارت و صفائی کو بہت اہم قرار دیتی ہیں ۔طہارت و صفائی سے انسان کی ظاہری نجاسات، ناپاکیاں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں اور انسان کا نظافت کی طرف میلان بڑھتا ہے۔ قرآن میں طہارت کے بہت سے فضائل بیان کیے ہیں اور طہارت و صفائی کو ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے۔ احادیث نبوی ﷺ پر اگر نظر ڈالی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باطنی وظاہری دونوں قسم کی صفائی پر زور دیا ہے۔ شخصی اور انفرادی زندگی میں وضو، غسل، اور تیمّم کی تلقین فرمائی۔ غذا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا اور سو کر اٹھنے کے بعد دھونے کی تعلیم دی، مسواک کی تلقین و ترغیب، لباس اور جسم کی ظاہری طہارت و صفائی اور سلیقے سے رہنے کی تعلیم، گھروں کی صفائی ستھرائی اور ماحول کے پاک اور صاف رکھنے کی تاکید کی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بعض انسانی اعضاء کی طہارت و صفائی کو فطرت قرار دیا ہے۔ انسان ان اعضاء کی صفائی سے بہت سی جلدی اور غیر جلدی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔ کرونا وائرس ایک عالمی وبا بن کر سامنے آئی ہے مستقبل میں ۲۰۲۰ء/۱۴۴۱ھ کے سال کو لوگ "عام الوبا" یعنی وبا کے سال کے نام سے موسوم کریں گے۔[1]

کرونا کیا ہے؟

ڈاکٹر حضرات اور جدید اطباء کے مطابق "**کرونا وائرس**" ایک ایسا وائرس ہے جو انسانوں میں نمونیہ اور عمومی طور پر سانس لینے میں دشواری کا موجب بنتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق یہ وائرس ۱۴ دن کے بعد اپنا اثر دیکھانا شروع کرتا ہے انسانی جسم میں داخل ہونے کے بعد۔[2] یہ جراثیم انسان کے منہ کے اندر تقریباً چار دن تک رہتا ہے اور پھر اس کے اثرات مثلًا نزلہ، زکام، بخار، سر درد، گلے کی خراش، خشک کھانسی، شدید بخار اور پٹھوں کے درد کے صورت میں رونما ہونا شروع ہو جاتا ہے ۔ان جراثیم کے انسانی جسم میں داخل ہو جانے کی وجہ سے انسانی جسم میں قوت مدافعت میں کمی آ جاتی ہے یا ختم ہو جاتی ہے۔ نتیجتًا کرونا، وائرس خطرناک بیماری (MERS) اور پھیپھڑوں کی بیماری کی صورت میں سامنے آتا ہے جس کی وجہ سے پھیپھڑوں کو سانس لینے میں مشکل پیش آتی ہے اور دوسری مرض کی ماند اس کے وائرس کے اثرات یا تو کمزور ہو جاتے ہیں یا سنگین صورت اختیار کر لیتے ہیں ہیں۔ پھیپھڑوں میں پانی داخل ہو جاتا ہے جو انسانی موت کا موجب بنتا ہے۔ یہ وائرس تھوک اور سانس کے چھوٹے چھوٹے قطروں سے پھیلتا ہے۔ اس قسم کے وبائی امراض کے پھیلنے میں ہر اس چیز کا کردار ہے جو ماحول میں جراثیم کے پھیلنے کا سبب بنتی ہے۔ ان میں آلودہ ہوا، آلودہ کھانا، صفائی کا نہ ہونا، رش کا بہت زیادہ ہونا بنیادی اسباب ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور کرونا

رب کائنات نے اس دنیا کو انسان کے لیے آزمائش کی جگہ بنایا ہے انسانی زندگی میں آزمائشیں چھوٹی یا بڑی شکل میں آتی رہتی ہیں۔ یہ آزمائشیں اور تکالیفیں انسانی خطا یا گناہ اور کسی کوتاہی کی وجہ سے آتی ہیں۔ آزمائش کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ اللہ کی طرف پہلے سے زیادہ شدت سے رجوع کیا جائے۔ کرونا وائرس ظالموں کے ظلم، کافروں کے کفر اور اہل اسلام کے گناہوں اور بے حسی کے نتیجے میں عتاب الٰہی کا نزول ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

"وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ "[3]

" اور کوئی بھی مشکل جو تم پر وارد ہوتی ہے وہ تم لوگوں کے اعمال کا نتیجہ ہے جبکہ اللہ انسان کے زیادہ تر گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر کرونا وائرس مسلط کر کے عالم کفر پر عتاب نازل کیا ہے اور عالم اسلام کو جھنجھوڑا ہے۔ اس وبائی مرض نے دنیا میں کہرام مچادی ہے۔ قرآن پاک میں وبائی امراض کے بارے میں صراحت سے بیان نہیں ہے البتہ طاعون کے بارے میں بیان ہے۔ طاعون یعنی "رجز" کو عذاب الٰہی سے کہا گیا ہے جس میں اللہ نے قوم بنی اسرائیل کو ڈلا۔[۴] رب تعالیٰ نے کرونا وائرس کو اتار کر عالم کفار پر عتاب نازل فرمایا اور اس کے ساتھ عالم اسلامی کو بھی جھنجھوڑا ہے۔ حضور کریم ﷺ نے وبائی امراض کے متعلق ارشاد ہے کہ جب افرد معاشرہ میں اللہ کے احکام کی نافرمانی بڑھ جاتی ہے تو اللہ زمین پر عذاب نازل فرماتا ہے۔

آ قا دو جہاں ﷺ کا ارشاد ہے:

" لم تظهر الفاحشة في قوم قط حتى يعلنوا بها الا فشافيهم الطاعون الاو جاع التى لم تكن مضت في اسلافيهم الذين مضوا"[۵]

اگر کسی قوم میں الاعلان فحاشی ظاہر ہو تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں طاعون کا مرض اتار دیتا ہے

طہارت و صفائی کا لغوی مفہوم

طہارت کے لغوی معنی صفائی اور نظافت کے ہیں۔ عربی لغت کے مطابق "تطھر و اطھر" کا مادہ ط، ہ، ا ہے جس کے معنی ہیں میل کچیل سے پاک ہونا۔ عربی زبان میں ظاہری اور باطنی گندگی سے پاکی اور صفائی کو طہارت کہتے ہیں۔[۶] یعنی ظاہری اور حسی میل کچیل پیشاب اور پاخانہ اور معنوی میل کچیل جیسے عیوب اور گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا اور تطہیر کا مطلب ہے تنظیف یعنی کسی جگہ کو صاف کر دینا اس جگہ کو صاف کر دینا اور اس جگہ میں نظافت پیدا کر دینا۔[۷]

طہارت و صفائی کا اصطلاحی مفہوم

طہارت کی ضد ہے گندگی اور نجاست اور طہارت کا معنی ہے جسم کا نجاست حقیقی اور نجاست حکمی سے شرعی ہدایت کے مطابق پاک ہونا۔ شرعاً طہارت کہتے ہیں نجاست سے صفائی حاصل کرنے کو، خواہ نجاست حقیقی ہو جیسے خبث کہتے ہیں یا حکمی ہو جیسے حدث کہتے ہیں۔ مباح پانی یا مٹی سے حدث کو دور کرنا نجاست اور پالیدگی کو زائیل کرنا طہارت کہلاتا ہے۔ یعنی طہارت بدن سے نجاست کو زائیل کرنا جو اللہ کی عبادت میں مانع ہو۔[۸] علامہ نووی شافعی نے طہارت کی تعریف یوں کی ہے کہ حدث کا رفع کرنا یا نجاست کا دور کرنا یا وہ چیز جو ان دونوں کے معنی ہو یا صورت میں ہو [۹]

طہارت کی اہمیت

طہارت کا موضوع انتہائی گراں قدر اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کلمہ شہادت کے بعد اسلام میں اولین ترین فریضہ نماز ادا کرنا ہے اور نماز کی ادائیگی طہارت کے بغیر ممکن نہیں۔ طہارت و صفائی کا حکم اسلام کے اولین احکام میں سے ایک ہے۔ اسلام فطری دین ہے اور جن اشیاء سے محبت فطرت کرتی ہے ان کو اختیار کرنے کا حکم دیتی ہے اور جن چیزوں سے نفرت کرتی ہے ان سے رکنے کا حکم دیتی ہے۔ دنیا میں تمام مذاہب نے انسان کی روحانی، جسمانی، ذہنی اور اخلاقی زندگی کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا۔ افراد کو پاکیزہ کھانا کھانے، صاف ستھرا لباس پہننے اور پاک و صاف زندگی بسر کرنے کی حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے

طہارت و پاکیزگی کا تقاضا فرماتا ہے اور انہیں پاک صاف رہنے کی تاکید کرتا ہے.
اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے :

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ "[10]

بے شک اللہ توبہ کرنے اور صاف ستھرا رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پاک و صاف رہنے کا حکم دیتا ہے اور اللہ کی مخلوق میں سے ایسے بھی کچھ لوگ ہیں جو صفائی کو پسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے ظاہر و باطن کی طہارت و پاکی میں لگے رہتے ہیں۔ایسے لوگوں بارے میں اللہ فرماتا ہے :

"فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ "[11]

اور ان میں ایسے بھی ہیں جو خوب پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں اللہ بے شک پاک صاف رہنے والے لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں بنی اکرم ﷺ کو اللہ کی تعریف بیان کرنے اور کپڑوں کو پاک صاف رکھنے کا کہا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ "[12]

اے (محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو

عبادت کے لیے اللہ نے طہارت کو ضروری قرار دیا ہے اور نماز کے لیے چار اعضاء کی طہارت کو ضروری قرار دیا ان کی طہارت کے بغیر نماز قبول نہ ہو گی ۔ وضو کرنے کی مصلحت یہ ہے کہ انسان کے گناہوں کے ذریعے جو روحانی نور سلب ہو چکا ہے وہ وضو کے ذریعے تروتازہ ہو جائے اس لیے نماز کے لیے وضو کا حکم دیا ہے :

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ"[13]

جب تم نماز پڑھنے کاارادہ کرو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو۔آدھے سر کا مسح کرو اور ٹخنوں پاؤں تک دھوڈالو۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی طہارت پر زور دیا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا :

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے اندر شیطان کا بھی اثر ہے اور فرشتے کا بھی، شیطان کا اثر تو یہ ہے کہ وہ شرک کا وعدہ دلاتا ہے اور حق کی تکذیب کرتا ہے اور فرشتے کا اثر یہ ہے کہ وہ بھلائی کرنے کا وعدہ یاد دلاتا ہے اور حق کی تصدیق کرتا ہے، پس جو شخص اپنے دل میں ملکوتی (فرشتے کا) خیال پائے تو وہ جان لے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی حمد کرے اور اگر کسی دل میں برائی کا وسوسہ آئے تو وہ جان لے کہ وہ شیطان مردود کی طرف سے ہے اور شیطان کے مکر وفریب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیے" [14]۔

طہارت سے متعلق مذہبی اور معاشرتی رجحانات

اسلام طہارت اور صفائی کے ذریعے عوام اور خواص کی صحت کی حفاظت کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کرتا ہے اور یہ

معاشرے سے مختلف امراض، کمزوری اور بڑھاپے کو روکنے کا موثر ذریعہ ہے۔ گرد و غبار، مٹی، کوڑا کرکٹ اور جراثیم کی آماجگاہ بننے والے اعضاء کا روزانہ دھونا، پورے جسم کا کبھی کبھی دھونا اور ہر جنابت کے بعد دھونے سے گندگی اور غلاظت میں ملوث ہونے والے اعضاء کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ وبائی امراض اور دیگر امراض سے بچنے کا سب سے بڑا، کامیاب اور موثر علاج صفائی ہے اور پرہیز تو علاج سے بہتر ہے۔ صفائی سے انسان بہت سی جلدی اور غیر جلدی امراض سے بچ جاتا ہے اور جسمانی حسن میں حسن اور نکھار پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت مالک اشعریٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان بیان کیا ہے:

"قال رسول الله ﷺ الطهور شطر الایمان"[۱۵]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا صفائی نصف ایمان ہے

نبی کریم ﷺ نے انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں طہارت کو اہمیت دی چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی ظاہری ہو یا باطنی۔ لوگوں کو ہاتھ دھونے کی تعلیم دی، مسواک کی تلقین و ترغیب اور جسم و لباس کو صاف رکھنے، گھروں کی صفائی اور ماحول کے پاک اور صاف رکھنے کی تاکید فرمانے کے ساتھ روحانی صفائی کا حکم دیا اور اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ پورے جسم کی صفائی کے بارے میں صحابی رسول ابو هریرہ نے حضور کریم ﷺ کا ارشاد بیان کیا:

"حق على كل مسلم ان يغتسل في كل سبعة ايام يوما يغسل فيه راسه وجسده "[۱۶]

تمام مسلمان کو چاہیے کہ ہفتہ میں ایک دن مقرر پر غسل کریں جس میں وہ اپنے سر اور جسم کو دھوئیں

ہفتہ میں ایک بار غسل کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جب انسان پورا ہفتہ غسل نہیں کرتا تو جسم سے نکلنے والا پسینہ جو بدبو اور تعفن کی وجہ بنتا ہے جو دوسرے انسانوں کے لیے ایذاء کا باعث ہوتا ہے۔ غسل نہ کرنے کی وجہ سے جسم کے مساموں سے نکلنے والا زہریلا مواد جب صاف نہیں ہوتا تو اس کی وجہ سے دوبارہ زہریلے مادے جسم کے اندر داخل ہو جاتے ہیں جس سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس دور جدید کے مشرکانہ معاشروں میں نجاستوں اور غلاظتوں سے ان معاشروں میں بہت سی بیماریاں ابھر رہی ہیں۔ ان کا ستر و حیاء کے تقاضوں سے بے نیاز لباس، حرام اور مردار کھانا، یہاں تک کہ بعض اقوام سانپوں، مینڈکوں اور چھپکلیوں کو کھاتے ہیں اس کے ساتھ کلب کی فحش تقریبات، ناجائز تعلقات، ناپاک جانوروں (کتوں) سے محبت، طہارت اور صفائی کے احکامات سے غفلت نے معاشرے کے اخلاق و تمدن میں در آنے والی ہزاروں خرابیوں، بیماریوں اور امراض خبیثہ جو ہنوز لاعلاج ہیں کو جنم دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے طہارت پر بہت زور دیا اور صفائی کا ایک مکمل اور جامع نظام متعارف کروایا۔

جسم کی طہارت

جہاں تمام عبادات کا انحصار طہارت و پاکیزگی پر ہے وہاں صفائی و طہارت انسان کو بہت سی جلدی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ لباس و جسم کی طہارت و صفائی کو لازم و ملزوم قرار دینے کا مقصد طہارت ہے۔ جسم کی نظافت و صفائی یہ ہے کہ اس کو جسمانی گندگی اور غلاظتوں سے پاک و صاف رکھا جائے۔ کرونا جیسی بیماری میں جسم کی صفائی بہت ضروری ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اتارنا"[۱۷]

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتی ہیں:

"عن عائشة رضه الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ عشر من الفطر قص الشارب و اعفاء اللحية و السواق ولا ستنشاق بالماء وقص الا ظفار و غسل الراجن نطف الابط و حلق العانة وانتقاص الماء يعنى الاستنجاء بالماء قال زكريا قال مصعب و نسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة"[18]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دس کام فطری سنت ہیں، مونچھیں کتروانا، ڈاڑھی کے بال بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے خلال کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی کے ساتھ استنجا کرنا، زکریا کا بیان ہے کہ معصب بن شیبہ نے فرمایا دسویں بات مجھے یاد نہیں شاید وہ کلی کرنا ہے۔

مسواک کرنا

منہ کے ذریعے بہت سے جراثیم پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں اور بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ کھانے کی وجہ سے منہ میں خوراک کے ذرات دانتوں میں جم جاتے ہیں یہ فاسد رطوبتیں دانتوں کے امراض، مسوڑھوں اور گلے کے ورم کا سبب بنتے ہیں ۔کرونا جیسی بیماری میں اس کا وائرس منہ میں رہتا ہے اور تھوک کے ذریعے لوگوں میں منتقل ہوتا ہے۔ منہ سے نکلنے والی رطبتیں سانس یا کھانسی کے ذریعے دوسروں کو منتقل ہوتی ہیں۔ منہ کی بد بو اور دانتوں کی بیماریوں اور پیلا پن دور کرنے کے لیے لکڑی جیسی چیز دانتوں اور مسوڑھوں کو صاف کرنے کے لیے استعمال کرنے کو مسواک کہتے ہیں۔[19] نبی کریم ﷺ نے منہ کی صفائی اور مسواک کرنے کے بارے میں احادیث بیان فرمائی ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو مسواک کر رہے ہوتے۔[20] نبی اکرم ﷺ سے سو سے زائد احادیث منقول ہیں جن سے مسواک کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں دلائل ملتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے مسواک کی اہمت واضع کرتے ہوئے فرمایا:

"لو لا ان اشق على أُمتى لا مر تهم بالسواك مع كل وضوء"[21]

"اگر مشقت نہ سمجھتا میں اپنی امت پر تو عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے اور مسواک کا حکم دیتا اپنی امت کو"

"منہ ایک ایسا عضو ہے جس میں اندرونی جانب دانتوں میں بہت سا خلا پایا جاتا ہے ، اس میں گرد و غبار اور بہت سے جراثیم سرایت کرتے ہیں جن سے بیماریاں لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے ۔ مسواک کے ذریعے منہ کے جراثیم مر جاتے ہیں یہ قاتل جراثیم ہے ۔جدید تحقیق کے مطابق مسواک کے ذریعے انسان بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے اس سے دماغی صلاحیتیں بڑھتی ہیں اور بصارت میں بھی اضافہ ہوتا ہے"[22]

روزنامہ جنگ میں مسواک کی ریسرچ کے بارے میں بیان ہے:

"مسواک میں تقریباً ۲۰ فیصد زیادہ بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اسی طرح سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق "جرنل پیریوڈونٹولوجی" میں شائع ہوئی جس میں کہا گیا کہ لیبارٹری میں مسواک کے ریشوں ٹیسٹ کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ مسواک کے ریشے بیکٹیریا کو براہ راست چھوئے بغیر ہی ختم کر دیتے ہیں اور بہت سی متعدد بیماریوں سے دانتوں کو بچاتے ہیں۔ اسی طرح یو ایس نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی ویب سائٹ پر شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ دانتوں کی صفائی، اور مسوڑھوں کی صحت کا بہترین علاج مسواک ہے اگر اس کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو ہم دانتوں کی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں"[23]

شیخ سادات کی کتاب " اسلامی نظامِ زندگی ،قرآن عصری سائنس کی روشنی میں" دائمی نزلہ اور زکام کے ایسے مریض جن کا بلغم رُک چکا ہوا مسواک کے استعمال سے ان کا بلغم اندر سے خارج ہو نا شروع ہو جاتا ہے اور یوں مریض اپنے آپ کو ہلکا محسوس کرتا ہے ۔پیتھالوجسٹ کے تجربات اور تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسواک دائمی نزلہ زکام کے لیے تریاق سے کم نہیں۔ یہاں تک کہ ناک اور گلے کے آپریشن مسواک کے مستقل اور باقاعدہ استعمال سے بہت کم ہو جاتے ہیں "[۲۴]

وضو

لفظ وضو کا عربی کے لفظ روضاء سے نکلا ہے جس کا مفہوم صفائی اور ضیاء کے ہیں ۔[۲۵]اصطلاح میں وضو ، پاکی حاصل کرنے کا ایک مخصوص طریقہ ہے جو حدث اصغر سے پیدا ہوتی ہے اور منہ ، پاؤں ، ہاتھ دھونے ، سر کا مسح کرنے کا نام ہے قرآن میں اللہ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ"[۲۶]

اے ایمان والوں جب نماز کے لیے اٹھو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو۔ اور سر کا مسح کر لیا کرو۔ اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو)

عدم طہارت کی وجہ سے جسم کے چار اعضاء کو وضو کے ذریعے دھونے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ نماز جیسی عبادت طہارت کے بغیر ممکن نہیں۔ان اعضاء کو نماز کے لیے دھونے میں حکمت یہ ہے کہ گناہوں سے جو نورانی نور جسم کے اعضاء سے ختم ہو گیا اس کو دوبارہ بحال کیا جا سکے۔ وضو جیسے عمل سے جسم کے اعضاء کو دن میں پانچ بار دھویا جاتا ہے۔ وضو حفظان صحت کے اصولوں میں سے ہے۔ بہت سے امراض صرف بکٹریا اور وائرس سے پیدا ہوتے ہیں ان بکٹیریا نے ہمیں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ ہوا، زمین ہمارے تعلقات اور استعمال کی جانے والی اشیاء کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں۔ یہ جراثیم ہاتھ ، منہ ناک ،آنکھوں اور پاؤں کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور امراض کا باعث بنتے ہیں۔ کرونا بھی اسی طرح کا وائرس ہے جو دوسرے افراد کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل ہو جاتا ہے اور نزلہ ، زکام اور بخار کا باعث بنتا ہے۔ اسلام وضو کے ذریعے وہ اعضاء جو کپڑوں میں ڈھکے نہیں ہوتے ان کو دھونے کا حکم دیتا ہے تاکہ سانس کے ذریعے یہ جراثیم جسم میں داخل نہ ہونے پائیں۔

وضو کے بارے میں عربی سکالر طیب محمد سعید السیوطی فرماتے ہیں:

" ان كلمة وضوء مشتقة من الو ضاء –ة اى الحسن و النظافة وهو عبارة عن قيام الشخص الذى يريد الدخول فى الصلاة بغسل انعم و الانف بالمضمضة والاستنشاق المز يلين "[۲۷]

ہاتھ دھونا

وضو میں بھی سب سے پہلے ہاتھوں کو دھویا جاتا ہے حدیث پاک میں کھانا کھانے سے پہلے اور بعد بھی ہاتھوں کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے ۔اگر ہاتھ نہ دھوئے جائیں تو ان کے ساتھ جو جراثیم لگ جاتے ہیں وہ ہمارے منہ کے راستے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور بیماریوں کا موجب بن سکتے ہیں۔ بعض اوقات کام کے دوران ہمارے ہاتھوں پر مختلف کیمکل لگ جاتے ہیں جو منہ کے راستے معدہ میں جاتے ہیں اور نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ نماز کے لیے وضو کرتے وقت ہاتھ دھوئے جاتے ہیں تو اس سے

بہت سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے "

وضو کے دوران ہاتھ، منہ اور پاؤں دھونے سے انسان کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ [۲۸]

نبی کریم نے بھی ہاتھوں کو کھانے سے پہلے اور بعد میں دھونے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"بركة الطعام الو ضوء قبلة و بعده"[۲۹]

دھونا کھانے میں برکت کے لیے ہاتھوں کو کھانے سے پہلے اور بعد میں دھونا چاہیے

ہاتھوں کو دھونا اس لیے بھی لازم قرار دیا ہے کہ ہاتھوں پر لگے ہوئے جراثیم دھل جائیں اور انسان بہت سے امراض سے بچ جائے گا۔ ہاتھوں کو دھوتے وقت جب ان کو آپس میں رگڑا جاتا ہے تو رگڑ کے دوران خاص قسم کی شعاعین پیدا ہوتی ہیں جو نظام دوران خون میں اور عصاب میں برقی رو پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ ہاتھوں کو کھانے کے لیے دھونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ ان پر لگے کھانے کے ذرات اگر نہ صاف کیے جائیں تو حشرات کے کاٹنے کا اندیشہ ہو گا جو بیماری کو موجب بن سکتا ہے۔

عالمی ادارۂ صحت نے ہدایت کی ہے کہ کرونا (کورونا) جیسے وبائی مرض کے وائرس سے محفوظ رہنے کا موثر اور نہایت آسان حل یہ کہ ان کو بار بار صابن سے دھویا جائے۔ کیونکہ اس بیماری کا وائرس بیماری میں مبتلا لوگوں کے ہاتھوں کے ذریعے دوسروں میں منتقل ہوتا ہے، اور ان متاثرہ افراد سے ہاتھ ملانے سے وائرس دوسرے افراد کے ناک، منھ یا آنکھوں کے ذریعے ان کے جسم کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور بیماری کا موجب بنتا ہے۔

جرمنی کا ایک فزیو تھراپسٹ ڈپلومہ ہولڈر کا کہنا ہے کہ ایک سیمینار جو جرمنی میں منعقد ہوا اس میں ایک مقالہ میں مقالہ نگار نے لکھا کہ جسم کا اعصابی نظام مطلع ہوتا ہے جب ہاتھوں کو دھونے کے لیے پانی ان پر ڈالا جائے اس سے چہرے اور دماغ کی رگیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ وضو کی ترتیب سے جس میں پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں، پھر کلی کی جاتی ہے، ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے، چہرے اور دیگر اعضاء کو دھویا جاتا ہے یہ ترتیب فالج کو روکتی ہے۔

کلی اور ناک کی صفائی

وضو میں ہاتھ دھونے کے بعد کلی کی جاتی ہے اور ناک میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ ناک اور منہ چہرہ میں شامل ہوتا ہے جس شخص نے وضو کیا لیکن اس نے نہ کلی کی اور نہ پانی ناک میں ڈالا اور نہ ہی ناک جھاڑا تو اس کا وضو مکمل نہ ہو گا۔ کلی کرنے سے پہلے ہاتھوں کو نہ دھویا جائے تو ہاتھوں کے ساتھ لگے جراثیم منہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کلی کے بعد ناک میں پانی ڈالنے سے منہ اور ناک کے اندر چپکے ہوئے لیس دار مادے گرد و غبار اور جراثیم پانی ڈالنے سے صاف ہو جاتے ہیں جو بہت سی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے کلی کو لازم قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"اذا توضات قمضمض"[۳۰]

جب وضو کرو تو کلی کرو

دوسری جگہ ناک صاف کرنے کے بارے میں فرمایا:

"اذا توضا احد کم فیحمل فی انفة ماء اثم لینثر"[۳۱]

جب کوئی وضو کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر اسے جھاڑ دے

ناک میں پانی ڈالنے کا دن میں پانچ بار حکم دیا گیا اس لیے کہ ہمارا گزر اکثر ایسی جگہوں سے ہوتا ہے جہاں سے کوئی پلازمہ یا جراثیم سانس کے ذریعے ہمارے ناک میں داخل ہو جاتا ہے ناک جو قدرتی انہیلر ہے پانی ڈالنے سے ناک میں موجود جراثیم کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہمارے پھیپھڑوں کو اچھی صحت کے لیے صاف ستھری ہوا کی ضرورت ہوتی ہے جو ہمیں ناک سے سانس لینے سے ملتی ہے۔ ناک میں پانی ڈالنے سے دھول کے ذرے اور جراثیم دھل جاتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ ناک میں ایک مائیکرو سکوپ برش ہوتا ہے جس میں دیکھائی نہ دینے والے برش ہوتے ہیں جو باہر سے حملہ کرنے والے جراثیم کو ختم کرتے ہیں اس کے علاوہ دماغ کو چلانے والے ذمہ دار لیوزم سسٹم بھی ان ریشوں کے ذریعے کام کرتے ہیں۔ ناک میں پانی ڈالنے سے پانی میں موجود برقی کرے ان ریشوں کو طاقت پہنچاتے ہیں۔اس لیے وضو میں ناک میں پانی ڈالنے سے بہت سی پیچیدہ بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ ناک میں پانی ڈالنا دماغی وائرس کا بھی بہترین علاج ہے۔

"*Nasal irrigation as recommended during Wudu can be an effective measure to reduce the incident of upper resiratory tract infection*"[32]

چہرہ دھونا

اسلامی تعلیمات کے مطابق چہرہ کو کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بعد دھویا جاتا ہے۔ منہ اور ناک چہرہ میں شامل ہیں اور جس نے عمداً اس میں سے کسی حصے کو چھوڑا تو اس کا وضو مکمل نہ ہوا قرآن میں چہرہ دھونے کے بارے میں اللہ فرماتا ہے:

"فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ"[۳۳]

پس اپنے چہرہ کو دھولیں

چہرے کی حد بال اگنے سے لے کر ٹھوڑی اور دونوں کانوں کے درمیانی حصہ پر مشتمل ہے۔ چہرہ دھونے میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ اس کی وجہ سے انسانی چہرے کی جلد نرم اور عضلات میں لچک پیدا ہو اجاتی ہے گردو غبار میں موجود جراثیم چہرہ پر جم جاتے ہیں جس کی وجہ سے مسامات بند ہو جاتے ہیں جو جلدی بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ چہرہ دھونے سے روشن، بارعب اور اس میں کشش پیدا ہو جاتی ہے۔ دوران خون میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔ وضو یا منہ دھونے کے دوران پانی جب آنکھوں میں داخل ہوتا ہے تو آنکھیں صاف ہو جاتی ہیں۔اس کے عضلات کو تقویت ملتی ہے۔آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے آنکھیں پر کشش، خوبصورت اور آشوب چشم کی بیماری سے انسان محفوظ رہتا ہے امراض چشم کے ڈاکٹر آج کہتے ہیں آنکھوں میں پانی ڈالنا چاہیے اس سے انسان مختلف بیماریوں سے بچا رہتا ہے حتی کہ سفید موتیے اور کالے موتیے کے مریضوں کو دن میں دو بار آنکھوں کو پانی سے دھونے کا کہتے ہیں۔[۳۴] چہرے کو ہاتھ لگانے کی اکثر عادت ہوتی ہے جو کہ کرونا جیسے موذی مرض میں خطرناک ہو سکتا ہے اس لیے چہرہ کو دھونے سے اس کی صفائی رہتی ہے اور جراثیم بڑھنے نہیں پاتے۔ ماہرین محکمہ ماحولیات کا بھی کہنا ہے کہ آلودگی اور الرجی سے محفوظ رہنے کے لیے چہرہ کو دن میں بار بار دھویا جائے اور یہ صرف وضو سے ہی ممکن ہے۔[۳۵]

ایک یورپین ڈاکٹر نے اپنے مقالہ میں لکھا جس کا عنوان تھا Eye , Water , Health اس میں بیان کیا کہ آنکھوں کو خطرناک بیماریاں سے محفوظ رکھنے کے لیے دن میں کئی بار دھویا جائے ورنہ خراب ہونے کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

امریکہ کی کونسل فار بیوٹی کی ایک لیڈی ممبر نے کہا جو لوگ وضو کرتے ہیں ان کے مساموں کو کسی بھی قسم کے کیمیائی لوشن کی ضرورت نہیں کیانہ وضو سے جب دوران چہرہ بار با دھویا جاتا ہے تو چہرہ دھل کر صاف ہو جاتا ہے اور کئی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

غسل

لفظی اعتبار سے غسل کے معنی بدن پر پانی بہانے اور جسم کو ملنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں بدن کی صفائی شریعت کے بتائے ہوئے خاص طریقے کے مطابق ناپاکی دور کرنے کے لیے یا محض اجر و ثواب پانے کے لیے پورے بدن کو دھونا غسل کہلاتا ہے۔[۳۶]

اسلامی تعلیمات کے مطابق غسل مختلف مواقع پر واجب ہو جاتا ہے جیسے جنابت کی حالت میں اور بعض مقامات پر غسل صفائی اور پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جیسے دو دن بعد یا ہفتہ بعد نہا کر صفائی اور پاکیزگی حاصل کی جائے۔ قرآن کریم فرقان حمید میں طہارت و پاکیزگی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

"وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُ "[۳۷]

اور اگر نجاست میں مبتلا ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو

اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر کوئی شخص جنابت یعنی اختلاط جنسی کے بعد، ایام ماہواری اور ایام زچگی کے ختم ہونے پر ہو تو وہ عبادت نہیں کر سکتا اس وقت تک جب تک غسل کر کے پاک نہ ہو جائے۔ حضور کریم ﷺ نے بھی غسل کو جنابت کی حالت میں لازم قرار دیا ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"و لا جنبا الاعابری سبیل حتی تغتسلوا"[۳۸]

اور اگر تم گندگی کی حالت میں ہو جب تک غسل نہ کر لو نماز کے قریب نہ جاؤ

اسلامی معاشرے میں بعض ایسے مواقع ہیں جب غسل کرنے کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے جیسے عیدین، جمعہ اور کسی بیماری میں شفاء کے بعد صفائی و پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے غسل کیا جائے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق غسل کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ انسانی صحت کی حفاظت کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ غسل میں یک دم پورے جسم پر پانی ڈالنے سی جسم میں نقص پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام کا طریقہ غسل بہت اہم ہے اس طریقہ سے جسم کی کمزوری دور ہوتی ہے اور تازگی آتی ہے اور انسان بہت سی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے دور جدید کی تحقیق یہ بات سامنے آئی ہے کہ جسم کو مختلف جراثیم ،غلاظت اور جلدی بیماریوں سے دور رکھنے کے لیے غسل لازم ہے۔ ڈاکٹر ومف بیرون نے مکالہ " حفظ الصحۃ میں غسل کئی امراض جیسے حفقان القلب، نبض کی بے اعتدالی، امراض دمویہ اور سستی و تکان کا موثر علاج ہے۔

"فی الغسل بالماء من فوائد صحیة، و قدثبت طیبا فی عصر نا هذا ایضا ان تا ثیر الماء البارد عظیم جد ا علی جمیع اعضاء الجسم فیما اذا غسلت بها بعض نواحی الجسم و خا صة لا زالة خفقان القلب و تعدیل النبض المتسرع و تنظیم الدورة الدمویة الا مر الذی یزید فی نشاط الجسم و فعا لیة "[۳۹]

غسل انسان کی جسمانی صحت درست رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے غسل کرنے سے صرف بدن ہی صاف نہیں ہوتا بلکہ اس سے جسم کے مسامات کھل جاتے ہیں خراب مادے اور خون کے کثیف بخارات خارج ہو جاتے ہیں مختلف امراض کے جرا

شیم سے بچاو، غلاظت سے دوری، کے لیے غسل نہایت ضروری ہے

کھانے کی پاکیزگی

اس کائنات میں مخلوق کو روزی فراہم کرنے والی اللہ کی ذات ہے، اللہ نے مخلوق کو یہ بات باروروکروائی فرمائی کہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے انسانوں کے لیے پاکیزہ اور چیزیں حلال اشیاء پیدا فرمائیں جو لذیذ اور مرغوب ہونے کے ساتھ نہ صحت اور نہ ہی جسم کو ضرر پہنچاتی ہیں انسانی عقل و ہوش کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہیں روکتا ہوں کہ شیطان کی راہ پر نہ چلو جس طرح اور لوگوں نے اس کی چال چل کر بعض حلال چیزیں اپنے اوپر حرام کرلیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں صرف مسلمانوں کو ہی طیب اور پاک چیزیں کھانے کا حکم دیا بلکہ تمام بنی نسان کو حلال اور طیب اشیاء کھانے اور اعمال صالحہ کرنے کی تاکید کی ہے گندگی اور ناپاکی شیطان کو پسند ہے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے والے شیطانی نجاستوں کو اللہ پسند نہیں کرتا اور ان کو شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی اشیاء سے بالکل کنارہ کشی اختیار کرنا ہوگی کیونکہ اس سے انسانی دل میں خلل پیدا ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو پاک وحلال چیزیں کھانے کا حکم دیتے ہوئے نفس کشی والے کاموں سے منع فرمایا اور نفس کی خواہش پر شیطان کی پیروی کرتے ہوئے حلال اشیاء کو حرام اور حرام کو حلال بنانے سے منع فرماتے ہوئے کہا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، تمہیں گناہ اور بے حیائی کی طرف لیجاتا ہے۔

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ"[۴۰]

اے لوگوں ! کھاؤزمین میں سے حلال وپاکیزہ چیزوں اور شیطان مردود کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو، بیشک وہ انسان کا کھلا دشمن ہے

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ خالق کائنات نے انسان کے لیے جو مال پیدا فرمایا ہے اس میں سے حلال مال کے لیے اپنی مخلوق کو پابند بنایا کہ وہ اس کو استعمال کریں مگر شیطان مردود نے انسان کو دین حنیف سے ہٹا دیا جس کی وجہ سے اس نے میری حلال کردہ اشیاء کو حرام کر دیا۔جس چیز سے حرمت کی گرہ کھل گئی ہو وہ حلال ہے اور طیب وہ چیز ہے جو حلال ذرائع سے حاصل ہوئی۔ سہل بن عبداللہ نے کہا کہ نجات تین چیزوں میں ہے حلال کھانے میں، فرائض کو ادا کرنے میں اور نبی کریم کی اقتدار کرنا۔ سہل نے کہا: حلال مال وہ ہے جو سود حرام، رشوت، خیانت، مکروہ اور شبہ سے محفوظ ہو۔[۴۱]

قرآن میں باطل طریقوں سے حاصل کی ہوئی کمائی کو حرام قرار دیا گیا ہے اللہ کی کتاب میں اس کی ایسی جن کا بیان نہیں وہ حلال ہیں اور جن چیزوں کو حرام قرار دیا وہ منع ہیں۔اللہ تعالی نے سور کا گوشت چاہے وہ ذبح کیا جائے یا مردہ ہو حرام قرار دیا ہے، ناصرف اس کا گوشت بلکہ اس کی چربی کو بھی حرام قرار دیا ہے چربی بھی گوشت کے ساتھ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب گوشت حرام تو چربی بھی حرام ہوئی، دوسری وجہ یہ کہ چربی گوشت کا حصہ ہوتی ہے

قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

"إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ"[۴۲]

بے شک تم پر مردار ، لہو اور سور کا گوشت اور وہ ذبیح جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام کر دیا ہے، البتہ جو مجبور ہو مگر وہ اللہ کا نافرمان نہ ہو اور اللہ کی حدود کو توڑنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشے والا اور رحم کرنے والا

ہے

حرام سے ہٹ کر غذا، صفائی ستھرائی سے بے اعتنائی اور اسلامی اصولوں سے انحراف بیماری کا سبب بنتا ہے ماہرین طب کی ایک بڑی تعداد نے کرونا وائرس کے پیدا ہونے کہ ایک بڑی وجہ حلال و حرام میں تمیز نہ کرنا بتائی اور وائرس کی پیدائش کی دوسری وجہ حرام جانوروں کے گوشت کو سر عام بنانا، بیچنا اور کھانا ہے۔[43]

دو طرح کے مردار حلال ہیں ایک مچھلی دوسری ٹڈی اور دو طرح کے خون بھی حلال ہیں ایک کلیجی دوسری اللہ کے رسول نے فرمایا:

"احل لنا ميتتان و دمان : اما الميتتان فالحوت والجراد واما الدمانفالكبد والطحال" [44]

ہمارے لیے دو طرح کے مردار اور دو طرح کے خون حلال ہیں: دو مردہ چیزوں میں فایک مچھلی دوسری ٹڈی ہے اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور دوسری تلی ہے

شاہراوں اور سڑکوں کی صفائی

جسم کی صفائی کے ساتھ اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھنا بھی بہت ضروری ہے کیونکہ جو تغیرات ماحول میں گندگی اور آلودگی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ تغیرات انسانوں اور جانوروں کی زندگیوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ اس طرح تغیرات ماحول کا قدرتی توازن بگاڑ دیتے ہیں۔ انسانوں نے دور حاضر میں بے پناہ ترقی کی جس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان بھی ہیں ان انتہائی مفید کیمیائی اور حیاتیاتی دریافتوں نے جہاں زندگی کو بہتر اور آسان بنایا ہے وہاں مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔ قرآن کریم میں تقریباً دو سو آیات ایسی ہیں جن میں ماحول سے متعلق بیان فرمایا ہے جن میں کائنات میں موجود ہوا، زمین، پانی، زندہ اور مردہ اشیاء، شجر، حجر کے بارے میں بحث کی گئی ہے یہ تمام چیزیں اللہ کی قدرت کی گواہی دیتی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

"صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ"[45]

اللہ نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے یہ اس کی کاریگری ہے بے شک اللہ ہر چیز سے باخبر ہے جو یہ کرتے ہیں

اسلامی تعلیمات میں ماحول کو صاف رکھنے اور گندگی سے دور رہنے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"دین ایمان کی ستر شاخین ہیں جن میں سے افضل شاخ کلمہ طیبہ ہے اور سب سے کم تر شاخ راستے میں سے تکلیف دینے والی رکاوٹ کو دور کرنا ہے۔"[46]

راستے کی پریشان کن اور تکلیف دہ چیزوں میں سے گندگی، کانٹے، غلاظت،، رکاوٹ، پیشاب پاخانہ، مردہ جانور ہیں جو راستے کی رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ان غلاظت زدہ چیزوں کو ہٹانے اور راستے کو صاف و ستھرا رکھنے کو ایمان کی شاخ کہا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جہاں رہے اس جگہ کو صاف رکھے۔ حضور اکرم ﷺ نے راستے سے ہڈی یا پتھر جیسی اشیاء ہٹانے کو صدقہ کہا ہے۔ گندگی ایک طرف ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتی ہے اور دوسری جانب راہ گیروں کے گزرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان اشیاء کو ہٹانے سے ماحول پاک و صاف ہوتا ہے اور لوگوں کو ذہنی سکون ملتا ہے۔ اب یہ سب کی اخلاقی، معاشرتی و سماجی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو اذیت پہنچانے والی اشیاء سے دور رکھیں بلکہ اذیت پہنچانے والی چیزوں کو راستے میں پھینکنے نہ دیں۔

صحابی رسول حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہے :

"عرضت علی اعمال امتی حسنحا و سئها فقجدت فی محاسن اعمال لها الاذی یماط عن الطریق"

آپ نے فرمایا کہ انہیں امت کے اچھے اور برے دونوں اعمال دکھائے گے اور اچھے اعمال جو انہوں نے دیکھے ان میں ایک راستے میں سے تکلیف دہ چیز دور کرنا ہے [۴۷]

اسلامی تعلیمات کے مطابق صرف جسم اور گھر کی صفائی لازمی نہیں بلکہ سڑکیں محفوظ اور ہموار کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان راستوں ، گلیوں ، سڑکوں اور شاہراہوں پر سے جہاں سے لوگ گزرتے ہیں صاف کرنے اور نماز پڑھنے والوں کے لیے رکاوٹ پیدا کرنے والی اشیاء کو دور کرنے اور راستوں میں پیشاب اور پاخانہ کرنے سے روکا ہے۔ [۴۸]

ماحول میں گندگی سے جہاں لوگوں کے آرام میں خلل پیدا ہوتا ہے وہاں مختلف جراثیم اور گندگی پیدا ہو ہوتی ہے جو مختلف بیماروں جیسے ملیریا ،ڈینگی ، ٹائیفائیڈ کا باعث بنتے ہیں ۔اس کے ساتھ ماحول کی آلودگی لوگوں میں چڑچڑا پن ، سر درد ، تھکاوٹ ، ڈیپریشن اور بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ سائنس دانوں کی ریسرچ ہے کہ کوئی شخص جب مسلسل شور کے ماحول میں رہتا ہے تو وہ سماعت کی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔

پانی اور کھانے کے برتنوں کی پاکیزگی

ماحول کی صفائی کے ساتھ پانی اور برتنوں کی صفائی بھی بیماریوں سے بچاو کا اہم ذریعہ ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک سانس میں پانی پینے سے منع فرمایا چونکہ بعض دفعہ پانی کے اندر سانس لینا پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی میں موجود کاربن ڈائی آکسائڈ مل جاتی ہے اور اس طرح کا پانی پینے سے صحت پر مضر اثر پڑ سکتا ہے۔آپ نے فرمایا :

"بلکہ بیٹھ کر آرام واطمنان کے ساتھ پانی وقفوں میں پینے کی تاکید فرمائی۔" [۴۹]

"ایسا پانی جو کھڑا ہے اس میں پیشاب کرنے سے روکا اور اسی طرح برتن میں موجود پانی میں نیند سے اٹھ کر ہاتھ ڈالنے سے منع کیا ہے۔" [۵۰]

جس برتن میں استعمال کا پانی ہو اس کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے مشکیزہ کا منہ بند کرنے کی تاکید کی ہے کھانے کے برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا تاکہ اس میں مضر صحت چیز نہ داخل ہو جائے اور کوئی جانور منہ نہ ڈال دے آپ کا ارشاد ہے :

"کھانے کے برتن میں جب کوئی کتا منہ داخل کر دے تو اس برتن کو سات بار دھو۔" [۵۱]

باطنی طہارت

جس طرح ظاہر کی صفائی لازم و ملزوم ہے بالکل اسی طرح باطنی صفائی بھی لازم ہے اور دین اسلام نے باطنی صفائی پر بھی زور دیا ۔اپنے نفس کو اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی ناپسند باتوں سے دور رکھنا ،گناہ کی آلودگی سے دور رہنا اور اپنے آپ کو گناہوں کے کاموں سے دور رکھنا باطن کی طہارت کہلاتا ہے۔ باطنی طہارت حاصل کرنے کے لیے گناہوں سے بچنے اور اللہ کے احکامات کی نافرنی سے توبہ کرنی ہو گئی۔اس کے علاوہ اپنے دل و دماغ کو شرک ، حسد ،غصہ ، بغض وکینہ ، خیانت ، تکبر ، خود دپسندی ، ریاکاری اور نمود و نمائش کی آلودگیوں سے پاک و منزہ کرنا ہو گا ۔ باطنی طہارت حاصل کرنے کے لیے خلوص نیت کے علاوہ نیکی کے کام ، محبت ، حوصلہ ، سچائی ، تواضع اور تمام کام اللہ کی خوشنودی کے لیے کرنے چاہیں۔ خاص طور پر اسلام نے انسان کی روحانی ، ذہنی اور باطنی پاکیزگی کو بہت

ضروری قرار دیا ہے ان تمام کا سر چشمہ تقویٰ کو قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ" [۵۲]

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جب مرنا تو مسلمان مرنا

اللہ کا فرمان ہے کہ اس کی مخلوق یہ نہیں دیکھتی کہ ہر سال طرح طرح کے مصائب وامراض میں بار بار مبتلا کر کے ان کو آزمایا جاتا ہے پھر بھی وہ عہد شکنی، گناہوں اور نفاق سے توبہ نہیں کرتے، جو تمام مصائب ورسوائیوں کا سبب ہے اور نہ وہ اس بات سے نصیحت پکڑتے ہیں۔ توبہ طہارت قلب ہے جیسا کہ نبی کریم نے فرمایا:

"ان العبد اذا اخطا خطیئة نکتت فی قلبه نکته سداء فذا هو نزع واستغفر و تاب ، سقل قلبه وقن عاد ، زید فیها حتی تعلو قلبه وهو الر ان الذی ذکر الله [کلا بل ران علی قلوبهم بنا یکسبون"[۵۳]

یعنی گناہ کے ذریعے انسان کے دل پر سیاہ نقطہ رہ جاتا ہے، اور یہ نقطہ توبہ کرنے سے مٹ جاتا ہے اور انسان کا دل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ دل کی پاکیزگی کے ساتھ طہارت ظاہری کا مزید اہتمام وہ کیفیت پیدا کرتا ہے جو رب کائنات کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے

بیماریاں بھی اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور ان کی شفا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ اس لیے بیماری میں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہونا چاہیے کیونکہ بیماریاں بھی انسانوں کے گناہوں کے کفارہ کا باعث بنتی ہیں جیسا کہ صحابی رسول ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "

" مسلمان کو جو رنج و تکلیف، غم و پریشانی، دکھ و مصیبت پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اس کو جو کانٹا بھی چبھتا ہے اور تکلیف کا باعث بنتا ہے تو رب کائنات اس تکلیف کے ذریعے اسے گناہوں سے نجات دیتا ہے۔" [۵۴]

لہٰذا صبر کو اختیار کرنا چاہیے، اس کا فائدہ یہ ہو گا اللہ انسان کی مغفرت فرمائے گا کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کی مدد کرتا ہے اور اس کا ساتھ دیتا ہے۔ شیاطین کی مصاحبت انسان کے جسم و روح اور اعمال و اخلاق پر برے اثرات مرتب کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ برے کاموں کی طرف راغب ہو جاتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت ابو ذر غفاری کو شیاطین انس و جن کے فتنے سے پناہ مانگنے اور دعا کرنے کی تلقین کی:

"یا ابا ذرا تعوذ الله من شر شیاطین الجن الانس قلت اولا انس شیاطین "[۵۵]

" انسان کی فطرت اصلی کا تقاضا طہارت و پاکیزگی ہے اور شیاطین سے اس کی حفاظت کرنا، اخلاق عالیہ، عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سب کی اولین منزل طہارت قلب و جسم اور طہارت روح ہے۔"

نتائج بحث

طہارت و صفائی سے انسان کی ظاہری نجاسات حاصل ہوتی ہے اور انسان کا نظافت کی طرف میلان بڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے طہارت کی بہت سی فضیلت بیان کی ہے اور طہارت و پاکیزگی کو ایمان کا حصّہ کہا گیا ہے۔ احادیث نبوی سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے باطنی اور ظاہری دونوں قسم کی صفائی پر زور دیا ہے۔ وضو حفظان صحت کے اصولوں میں سے ہے جو جراثیم ہاتھ، منہ ناک، آنکھوں اور پاؤں کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور امراض کا باعث بنتے ہیں وضو کے ذریعے ان کی دن میں پانچ بار صفائی ہوتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو پاک وحلال چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے اور نفس

کی خواہش پر شیطان کی پیروی کرنے سے منع کیا۔ ناک میں پانی ڈالنے کا دن میں پانچ بار حکم دیا گیا تاکہ ناک میں موجود پلازمہ یا جراثیم جو سانس کے ذریعے ہمارے ناک میں داخل ہوتے ہیں ان کا خاتمہ ہو جائے۔ گندگی سے ماحول متاثر ہوتا ہے، اس سے راہ گیروں کے گزرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں اور جراثیم اور وائرس بیماری پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ ان اشیاء کو ہٹانے اور ماحول کو پاک و صاف رکھنے سے ذہنی سکون ملتا ہے۔ باطنی طہارت حاصل کرنے کے لیے گناہوں سے بچنے اور اللہ کے احکامات کی نافرنی سے توبہ کرنی ہوگی۔اس کے علاوہ اپنے دل و دماغ کو شرک، حسد، غصہ، بغض و کینہ، خیانت، تکبر، خود د پسندی، ریا کاری اور نمود و نمائش کی آلودگیوں سے پاک و منزہ کرنا ہوگا اور اللہ کے احکامات پر عمل ہو سکے۔

cc BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] ریاض احمد عاقب، وبائی امراض کے احکام و مسائل، سٹی پرنٹرز ملتان، ص ۱۰

Riaz ahmed Aqib,wabai amraz ka ahkam o masail,P :10

[2] ایضا: ص ۱۴

Ibid :P14

[3] سورۃ الشوریٰ: ۳۰، ۴۲

Al-Quran, 30:42

[4] ابن کثیر ابوالفداء، اسماعیل عمر بن کثیر القریشی، تفسیر ابن کثیر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱:۵۹

Ibn Kathir, Ismail, Umer bin Kathir,Tafsir Ibn Kathir,Publisher, Darul kutubul Ilmia,V1,P59

[5] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، ج، ص ۴۰۱۹

Ibn Maja, Abu Abdullah Ibn maja bin Yazeed,Sunan ibn maja, V1,P4019

[6] لویس معلوف، مولانا عبدالفضل الحفیظ، المجند، لیاوی، مکتبہ رحمانیہ، ص، ۳۲۳

Lowais, Molana, Abul fazal Alhafeez, Almunajd, layavi,Publisher maktaba Rahmania,P323

[7] وہبہ بن مصطفیٰ زحیلی، فقہ اسلامی اودلہ، ص، ۱۷۴

Zohaili, wahba bin Mustafa,Fiqhul Islami wa adilatuhu,P:174

[8] بسام، عبداللہ، توضیح الاحکام من بلوغ الرام، ص ۸۷

Basam, Abdullah,Tozeeh ul Ahkam min buloogul maram,P,87

[9] النووی، ابوزکریا محیی الدین یحی بن شرف، (التوفی:٦٧٦) المجوع شرح المھذب، ص، ١٢٤

Al-navi Yahya bin sharaf, Almajmooh,P 124

[10] سورۃ البقرہ، ٢، ٢٢٢

Al-Quran, 2:222

[11] سورۃ توبہ، ٩: ١٠٨

Al-Quran, 9:108

[12] سورۃ مدثر، ٧٤: ١

Al-Quran, 1:74

[13] سورۃ المائدہ، ٥:٦

Al-Quran, 6:5

[14] المظهري، محمد ثناءاللہ مظہری، تفسیر مظہری، مکتبۃ، الرشدیۃ ١٤١٢ھ، ١:١٦٥

Mazhari, Muhammad sanaullah, Tafir Mazhari,V1,P165

[15] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، باب طھارۃ، دار إحياء التراث العربي–بیروت، ١:١٨٦٢

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim,V1 P1862

[16] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، ١٤٢٢ھ، ١:٨٩٧

Bukhari, Muhamma bin Ismail, Sahih Bukhari, V1,P897

[17] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، الصحیح بخاری، ٥٨٩١

Ibid :P,5891

[18] ایضا: ص، ٥٢

Ibid :P14

[19] ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي، فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام، دار أطلس للنشر والتوزيع، الرياض ١٤٢١ھ، ١:٣٧

Ibn hajar asqalani,Ahmed bin ali, Fiqhul islam,V1,P,37

[20] قیشری، مسلم بن حجاج، الصحیح، کتاب طھارۃ، باب فضل الوضو، مسلم، ١:٢٥٣

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim,V1 P1862

[21] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، کتاب طھارۃ، ١:٨٨٧

Bukhari, Muhamma bin Ismail, Sahih Bukhari, V1,P887

[22] Available from , www.islamhealth,com / wp,(Accessed on 26 February 2021)

[23] Jung, newspaper, Jul 01, 2014 | 23:02:PM

[24] احمد دیدات, اسلامی نظام زندگی، قرآن عصری سائنس کی روشنی میں، عبداللہ اکیڈمی، ص، ٨٦

Ahmed deedat, Islami nizam zindage quran or asri science ki Roshni main,Abdullah Academy,P,86

[۲۵] قاسمی، وحید الزمان، مولانا، القاموس الجدید، (عربی اردو)، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص: ۹۵۳

Qasmi, waheed ud zaman,mulana, Alqamoos- ul- jadeed,P,953

[۲۶] سورۃ المائدہ، ۵:۶

Al-Quran, 6:5

[۲۷] سیوطی، سعید محمد طبیب معجزات طب، ص ۴۶

Sayooti, saeed Muhammad bin tabib,Mujzat Tib,P,46

[۲۸] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، باب طہارۃ، ص، ۵۷۷

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim, P,577

[۲۹] ۔ محمد بن عیسیٰ، ابن ماجہ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی، مصر، ۱۹۷۵ء، ۲:۱۸۴۶

Ibn Maja, Abu Abdullah Ibn maja bin Yazeed,Sunan ibn maja, V,2,P,1846

[۳۰] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، وضو کا بیان، ص، ۴۶۷

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim, P,467

[۳۱] سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وضو کی کیفیت کا بیان، ص، ۱۲۶

Sulaman bin ashhat, sunan abi dawood,P,126

[32] *www, MMR, form / gm (accessed on 27 feb 2021)*

[۳۳] سورۃ المائدہ: ۶:۵

Al-Quran, 5:6

[۳۴] حکیم محمد طارق چغتائی، سنت نبوی، مکتبہ دیوبند ص، ۹

Chugtai, Hakeem, Muhammad tariq, Sunnat nabvi, P,9

[۳۵] ۔ریاض احمد رانا، انٹرویو محکمہ ماحولیات، فیصل آباد، بتاریخ، ۱۴-۳-۲۰۱۳،

Riaz ahmed, Interveiw, environmental department,Faislaabad,14-3-2013

[۳۶] علی اصغر چشتی، ڈاکٹر، فقہ السنہ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء، ج: ۱، ص ۴۸

Ali Asghar chishti,Dr, fiqhul sunnah,Allama iqbal open university,Islamababd,V1,P,48

[۳۷] سورۃ المائدہ: ۵،۶

Al-Quran, 5:6

[۳۸] ترمذی، محمد بن عیسی، جامع ترمذی، غسل جنابت کے بارے میں، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي- مصر، ص ۹۹

Tirmazi, Muhammad bin isa, Jamih tirmazi,P,99

[39] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، باب طہارۃ، ص، ۳۴۲۶

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim, P,3426

[40] سورۃ البقرہ، ۲: ۱۶۸

Al-Quran, 2:168

[41] رازی محمد بن عمر فخر الدین، مفاتیح الغیب، دار احیاء التراث العربی، بیرات، لبنان، ج ٦، ص ١٦٥

Razi,fakurudin,Mafateek-ul-gaib,V6,P165

[42] سورۃ البقرۃ، ۱۷۳، ۲

Al-Quran, 2:173

[43] ۔ناصر، عبد اللہ، وبائی امراض اور کروناوائرس کی رہنمائی اور شرعی حفاظتی تدابیر، المکتبۃ الاثریہ، ۲۰۲۰ء، ص ۱۲

Nasir, Abdullah, wabai amraz or corona virus ki rahnumai or shari tadabeer ,P12

[44] امام، احمد بن حنبل، المسند، ج ۲، ص ۹۸

Imam,Ahmad bin Hambal, Almusnad,V2,P,98

[45] سورۃ النمل 88:27

Al-Quran, 2:168

[46] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان، ص، ۶۸۷

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim, P,3426

[47] مسلم بن حجاج قیشیری، صحیح مسلم، دار الجیل، بیروت، ص، ۱۲۶۱

Muslim bin hajaj, Sahih Muslim, P, 1261

[48] ابن ماجہ ،ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سنن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ۲۱ النہی عن الخلاء علی قارعۃ الطریق، ص ۲۴۹۷

Ibn Maja, Abu Abdullah Ibn maja bin Yazeed,Sunan ibn maja, ,P,2497

[49] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، کتاب الاشربۃ، باب الشرب بنفس او ثلاثۃ، ص ۴۸۲

Bukhari, Muhamma bin Ismail, Sahih Bukhari ,P482

[50] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم، ص ۲۱

Ibid :P:721

[51] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، ۷۲۱

Ibid :P721

[52] سورۃ آل عمران: ۱۰۲، ۳

Al-Quran, 4:102

[53] النووی، ابو زکریا محیی الدین یحی بن شرف، (التوفی: ۶۷۷) المجموع شرح المھذب، ۱: ۲۳۱

Al-navi Yahya bin sharaf, Almajmooh,V1,P 231

[۵۴] محمد بن اسماعیل البخاری، الصحیح بخاری، ۵۶۴۲

Bukhari, Muhamma bin Ismail, Sahih Bukhari ,P5642

[۵۵] امام نسائی، سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ من شر شیاطین الانس، ص ۲۴۴۰

Nisai , sunan nisai,P2440